ادبیات

غزل

از

(جناب انور صابری)

ہزار بار نشیمن بنے اُجڑ جائے
مگر چمن پہ نہ یارب کبھی زوال آئے

خزاں کے تلخ نتائج بھی ناگوار نہیں
اگر بہار کے انداز میں بہار آئے

خدا کرے کہ شریک مزاج گلشن ہوں
حسین چاندنی راتوں کے نقرئی سائے

تمہارے در کے سوا جس کا آسرا ہی نہیں
وہ بدنصیب کہاں جاکے ہاتھ پھیلائے

قدم قدم پہ قیامت نفس نفس مشکل
بُرے وہ دن کبھی تقدیر پھر نہ دکھلائے

اسی کو خاص ہوئی نسبتِ کرم حاصل
شب فراق کے دامن میں جس کو نیند آئے

میں ایسی موت پہ کردوں نثار عمرِ ابد
وہ ہنس کے دیکھتے ہوں اور دم نکل جائے

جنونِ شوق کی راہِ طلب بدل نہ سکی
خرد نے لاکھ اسے سبز باغ دکھلائے

ہیں سازِ عشق میں پنہاں کچھ ایسے نغمے بھی
اگر سنے تو مشیت بھی رقص فرمائے

یہ دورِ ڈھال رہا ہے وہ پیکرِ انساں
جو خود تڑپ نہ سکے دوسروں کو تڑپائے

بلا خلوص محبت سکوں ہے ناممکن
یہ بات آج کی دنیا کو کون سمجھائے

حیات اس کی ہے ننگِ حیات اے انورؔ
وہ آدمی جو غمِ زندگی سے گھبرائے